حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

ضلع لیہ کی تحصیل چوبارہ، زیادہ تر ریتلے رقبوں پر مشتمل ہے۔ جہاں پر ریتلی زمین ٹبوں کی صورت میں ہے وہاں کاشتکاری کا انحصار صرف اور صرف باران رحمت کے مرہون منت ہے۔ تاہم جہاں زمین ہموار ہے وہاں روایتی طریقہ آبپاشی سے کاشتکاری کی جاتی ہے۔ یہ علاقہ زمینی زرخیزی اور موسم کے حساب سے فصلوں کی کاشت کیلئے موزوں تو ضرور ہے لیکن ریتلی زمین کی وجہ سے پانی کے اخراجات کافی بڑھ جاتے ہیں۔ تین سال قبل حکومت پنجاب نے اس ضلع میں ڈرپ آبپاشی کا نظام متعارف کرایا۔ ڈرپ آبپاشی ایک جدید طریقہء آبپاشی ہے جو ریتلی، پہاڑی، غیر ہموار وغیرہ ہر طرح کی زمینوں کیلئے موزوں ہے۔ اس نظام کی موجودگی میں کھالا جات بنانے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ پانی کو پائپوں کی مدد سے پودوں کی جڑوں کے پاس قطروں کی صورت میں مہیا کیا جاتا ہے۔ ڈرپ آبپاشی میں پائپوں کے جال کو ہر فصل کے حساب سے اس طرح ترتیب سے بچھایا جاتا ہے کہ یہ پانی صرف پودوں کی جڑوں کے قریب پہنچایا جائے ہے جبکہ بقیہ زمین، جیسے قطاروں والی فصل میں درمیان والی خالی جگہ وغیرہ بالکل خشک رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈرپ آبپاشی میں روایتی طریقہء آبپاشی کی نسبت 75 فیصد تک کم پانی استعمال ہوتا ہے۔

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراہمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ہموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

محمد حسنین موضع اولکھ تھل شمالی، تحصیل چوبارہ، ضلع لیہ

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت پنجاب کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے عالمی بنک کے تعاون سے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" شروع کیا ہے تاکہ پانی کی بڑھتی ہوئی کمی کے مسئلے سے نمٹا جاسکے۔اس منصوبہ کے تحت ڈرپ/سپرنکلر کی تنصیب پر کل رقم کا 60 فیصد بطور مالی معاونت فراہم کیا جاتا ہے جبکہ بقیہ 40 فیصد کاشتکار خود ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح لیزر لیولر کی خریداری کیلئے -/225,000 روپے بطور سبسڈی دیئے جاتے ہیں جبکہ کھالا جات کی پختگی کیلئے محکمہ تعمیراتی سامان کیلئے رقم فراہم کرتا ہے اور مزدوروں کے اخراجات کاشتکار برداشت کرتے ہیں۔

موضع اولک تھل شالی کے محمد حسنین جدی پشتی کاشتکار ہیں اور اپنے خاندان کے پہلے فرد ہیں جنہوں نے ڈرپ آبپاشی سے مستفید ہونے کا فیصلہ کیا۔انہوں نے جب ڈرپ سے کامیاب کاشتکاری کی تو اس کے خاندان کے باقی افراد نے بھی اس جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا! محمد حسنین کے تجربات انہی کی زبانی سنتے ہیں:۔

زراعت میرا خاندانی پیشہ ہے اور میں کاشتکاری میں جدید ٹیکنالوجی استعمال کرنے کے ہمیشہ حق میں رہا ہوں۔تین سال قبل جب ڈرپ آبپاشی کی ترویج کا معلوم ہوا تو تجرباتی بنیادوں پر اسے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔آبپاشی کے اخراجات جس طرح دوسرے کاشتکاروں کے ہوتے ہیں اسی طرح ہمارے بھی ہو رہے تھے،ہم نے سوچا کہ جب ساری دنیا میں یہ نظام چل رہا ہے تو کیوں نہ ہم بھی استعمال کر کے دیکھیں۔شروع میں ہمیں تھوڑی سی مشکلات ضرور پیش آئیں کیونکہ اس نظام کو چلانا سمجھ میں نہیں آرہا تھا اور پھر اسے چلانا بھی روزانہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

محمد حسنین نے بتایا کہ وہ روایتی طریقہ آبپاشی میں ہم ایک ہفتہ بعد پانی لگانے کے عادی ہیں،یعنی پانی لگایا اور اور ایک ہفتہ کے لئے بھول گئے۔ پھر ایک ہفتہ بعد دوبارہ پانی لگانے واپس آئے۔ڈرپ کو روزانہ کی بنیادوں پر چلانا پڑتا ہے جو کہ ہمارے لئے مشکل کام تھا۔پہلی فصل کھیرے کی اگائی تھی اور ایک ماہ تک خود کو کوستے رہے کہ کس مصیبت میں خود کو پھنسالیا ہے۔ تین ماہ بعد جب کھاد اور پانی کے اخراجات کا حساب کیا تو وہ بہت کم تھے جبکہ پھل کی رنگت اور پیداوار بہت اچھی تھی۔فصل کی پیداوار شروع ہونے سے پہلے میں یہ سوچ چکا تھا کہ اب اس فصل کے بعد ڈرپ استعمال نہیں کرنی تاہم اخراجات اور آمدن نے مجھے اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔ ڈرپ آبپاشی میں پانی اور کھاد کے اخراجات روایتی طریقہ آبپاشی کی نسبت پچاس فیصد کم تھے جبکہ پیداوار 30 فیصد زیادہ تھی۔وہ کھیت جہاں سے پہلے ہم 300 بوری کھیرا حاصل کر رہے تھے اب وہاں سے 400 بوری کھیرا حاصل ہوا۔ یہ نتائج ہمارے لئے اس قدر حوصلہ افزاء تھے کہ میرے خاندان کے اور لوگوں نے بھی اس سے مستفید ہونے کا فیصلہ کیا اور اس وقت ہمارے خاندان کے مختلف افراد 60 ایکڑ پر ڈرپ آبپاشی سے کاشتکاری کر رہے ہیں۔

اپنے تجربات کی بنیاد پر ان کا کہنا تھا کہ میں تین سالوں میں ڈرپ پر کھیرا،شملہ مرچ، پیاز، ماڑو کدو، ٹینڈی، کریلا، تربوز، خربوزہ، لمبی مرچ اور تھوم کاشت کر چکا ہوں اور ان تمام فصلات پر ہمارے اخراجات کم اور فی ایکڑ پیداوار زیادہ رہی۔ روایتی طریقہ آبپاشی میں فصلات خاص طور پر مرچ پر بیماریوں کے حملے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ڈرپ میں چونکہ کھاد پانی اور دیگر زرعی مداخلات برابر مقدار میں تمام فصل کو ایک وقت میں ملتے ہیں اس لئے ڈرپ میں بیماریوں کے خدشات کم ہوتے ہیں۔ جڑوں والی جو بیماریاں ہیں جیسے دیمک، چور کیڑا، اٹو کا وغیرہ، یہ روایتی طریقہ آبپاشی میں بہت جلدی پھیلتی ہیں اور ان کا سدباب کرنا کافی مشکل ہوتا ہے جبکہ ڈرپ آبپاشی میں ان بیماریوں کا سدباب کرنا قدرے آسان ہوتا ہے۔اسی طرح اگر مرچ خشک ہو رہی ہو تو ڈرپ آبپاشی میں پانی کی مقدار بڑھا کر اسے کنٹرول کر سکتے ہیں جو کہ روایتی طریقہ آبپاشی میں ممکن نہیں ہوتا۔بیل والی فصلیں جیسے تربوز وغیرہ کو روایتی طریقہ آبپاشی میں Algae لگنے کا کافی خطرہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے فصل گل جاتی ہے جبکہ ڈرپ میں اس کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔

روایتی طریقہ آبپاشی سے پانی لگائیں تو اس وقت تک فصل کی برداشت نہیں کر سکتے جب تک کھیت خشک نہ ہو جائے اس طرح جو پھل پک کر بالکل تیار ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ڈرپ آبپاشی میں پانی لگانے کے ساتھ یا بعد میں جب بھی مناسب لگے سبزی توڑنا شروع کر دیں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ مجھے تو جو کاشتکار ملتا ہے میں یہی کہتا ہوں کہ اگر ترقی کرنی ہے یا اپنی آمدنی بڑھانی ہے تو قدیمی روایتی طریقہ آبپاشی سے نکلیں اور ڈرپ آبپاشی سے کاشتکاری کریں کیونکہ یہی مستقبل ہے۔